ترجمہ

منتخبا کلام اہلبیت اطہار علیہم السّلام

منجانب

حلقۂ محبان اہلبیت اطہارؑ

حیدرآباد

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انا مدینۃ العلم و علیٌ بابھا

میں شہر علم ہوں اور علی اُسکا دروازہ ہیں

جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا

خطبہ اوّل

حمد باری تعالیٰ

تمام حمد اسی خدا کے لئے زیبا ہے۔ جس کی مدح تک بولنے والوں کی رسائی نہیں۔ جس کی نعمتوں کو گننے والے گن نہیں سکتے۔ اور جس کے حق کو کوشش کرنے والے ادا نہیں کر سکتے۔ وہ خدا جس کی کنہ ذات کو ہمتوں کی بلند پروازیاں پا نہیں سکتیں اور فکروں کی گہرائیاں اس تک پہونچ نہیں سکتیں۔ جس کی صفات کے

لئے کوئی تعریف معین نہیں اور نہ کوئی ایسی نعت موجود
ہے (جو اِن صفات کا وصف بیان کرسکے) اور نہ کوئی
ایسا وقت جو شمار میں آسکے۔ اور نہ کوئی ایسی مدت جو
طویل ہو۔مخلوقات کو اس نے اپنی قدرت واختیار سے
پیدا کیا۔ اور ہواؤں کو اپنی رحمت سے چلایا۔ اور
زمین کی اضطرابی حرکت کو پتھروں کے میخ سے روکا اور
ساکن کیا۔ دین کی پہلی اساس اس کی معرفت ہے۔
اور کمال معرفت اس کی تصدیق ہے اور کمال تصدیق
اس کو یکتا ماننا اور واحد جاننا ہے۔ اور کمال توحید
اخلاص ہے اور کمال اخلاص (اس کی ذات سے)
صفات ظاہرہ کو دور رکھنا ہے (اس لئے کہ صفت موصوف

میں مغائرت ہوتی ہے) ہر صفت غیر موصوف ہے اور
ہر موصوف غیر صفت ہے جس نے اسکی توصیف میں
ذات کو صفت سے ملایا۔ گویا اس نے ذات باری
میں دوئی پیدا کی - اور جس نے دوئی پیدا کی اسنے
ذات واحد کا تجزیہ کیا (اور اسکے لیے جزء مانا) اور جسنے
تجزیہ کیا اسنے ذات کو نہ جانا۔ اور جس نے نہ جانا اسنے
اسکی طرف اشارہ کیا اور جس نے اشارہ کیا اُسنے اُسے
محدود کر دیا۔ اور جس نے محدود کر دیا اُسنے گن لیا۔ اور
جسنے یہ پوچھا کہ خدا کس چیز میں ہے؟ تو اسنے (گویا)
اسکو کسی چیز کے ضمن میں قرار دیا۔ اور جس نے کہا کہ خدا
کس چیز پر ہے تو اسنے (گویا) اس جگہ کے علاوہ دوسرے

مقام کو اس سے خالی کر دیا۔ وہ موجود ہے مگر کیسکی ایجاد
سے نہیں، اسکا وجود ہے مگر عدم اس کے پہلے نہ تھا (ایسا
نہیں کہ پہلے نہ رہا ہو اور اب ہو) ہر چیز کے ساتھ ساتھ
ہے مگر ویسی معیت اور ہمراہی نہیں جو جسمانیات میں ہوا کرتی
ہے۔ وہ ہر شئے سے الگ، ہے مگر نہ وہ جدائی جو محسوسات
میں علیحدہ کرکے پیدا ہوتی ہے وہ ہر چیز کا فاعل حقیقی ہے
مگر نہ یوں کہ وہ حرکت اور آلات سے کام لے (جیسا ہم کرتے ہیں)
وہ اپنی مخلوقات کا قبل وجود و تخلیق بصیر اور نگران تھا
اور انسے آگاہ تھا۔ وہ اکیلا ہے اسکا کوئی ایسا ساتھی
نہیں جسکے رہنے سے اسکا جی لگے اور نہ رہنے سے دل
گھبرائے۔ اسنے دنیا کو پیدا کیا اور پہلے پہل بنایا۔

بغیر اسکے کہ سوچے یا فکر کرے نہ تو وہ فکر کو کام میں لایا اور نہ کسی تجربہ سے فائدہ اٹھایا اور نہ (اپنے نفس میں) کسی حرکت کو پیدا کیا اور نہ اسنے پہلے سے اسکا اہتمام کیا کہ جس سے مجبور ہو کر اسنے ایسا کیا ہو چیزوں کو وقت پر عدم سے وجود کی طرف منتقل کر دیا اور مختلف اشیاء اور طبائع کو ایک دوسرے سے وابستہ و پیوستہ کر دیا۔ ہر شئے کو طبیعت خاص اور مزاج مخصوص عطا کیا اور موجودات کو انکی صورتیں اور شکلیں دیں۔ وہ ان چیزوں کی خلقت سے پہلے ان کو جانتا تھا۔ اسکا علم ان کے حدود و انتہا کو محیط تھا۔ وہ ان کی حالتوں اور پوشیدہ کیفیات سے واقف تھا۔

مترجمہ مولانا ظفر مہدی صاحب قبلہ
از "سلسبیل فصاحت"

ادعیۂ امام رابع مولینا السجّاد زین العابدین علی ابن الحسین علیہ السلام

هٰذَا الَّذِیْ تَعْرِفُ الْبَطْحَاءُ وَطْئَتَهُ وَالْبَیْتُ یَعْرِفُهٗ وَالْحِلُّ وَالْحَرَمُ

بطحا اُن کے نقش قدم کو پہچانتا ہے کعبہ و حِلّ و حرم بھی جانتا ہے

ولادت ۱۵ ر جمادی الاول ۳۸ھ بروز جمعہ قبل از ظہر مدینہ میں

۲۵ ر اکتوبر ۶۵۸ء

شہادت ۲۵ ر محرم ۹۵ھ بروز شنبہ بمقام مدینہ زہر سے

۲۱ ر ستمبر ۷۱۴ء ولید بن عبدالملک کے زمانے میں

دفن ۔ جنت البقیع میں ۔

یادگاریں

اولاد ۔ امام محمد باقر علیہ السلام ، جناب زید شہید اور نو صاجزادے چار بیٹیاں ۔

تصانیف ۔ تقریباً ۵ سو دعائیں جن کو علما نے چھ صحیفوں میں جمع کیا ہے

مُناجاتُ

۱

اے معبود! اے وہ جو طلب حاجات کی منزل منتہا ہے اے وہ جس کے یہاں مرادوں تک رسائی ہوتی ہے۔ اے وہ جو اپنی نعمتیں قیمتوں کے عوض فروخت نہیں کرتا اور نہ اپنے عطیوں کو احسان جتا کر مکدر کرتا ہے۔ اے وہ جس کے ذریعہ سے بے نیازی حاصل ہوتی ہے اور جس سے بے نیاز نہیں رہا جا سکتا۔ اے وہ جس کی خواہش و رغبت کی جاتی ہے اور جس سے منہ موڑا نہیں جا سکتا۔ اے وہ جس کے خزانے طلب و

سوال سے ختم نہیں ہوتے اور جس کی حکمت و مصلحت
کو وسائل و اسباب کے ذریعہ تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔
اے وہ جس سے حاجتمندوں کا رشتۂ احتیاج قطع نہیں
ہوتا اور جسے پکارنے والوں کی صدا خستہ و ملول نہیں
کرتی۔ تو نے خلق سے بے نیاز ہونے کی صفت کا ظاہر
کیا ہے اور تو یقیناً ان سے بے نیاز ہے اور تو نے ان
کی طرف فقر و احتیاج کی نسبت دی ہے اور وہ بیشک
تیرے محتاج ہیں۔ لہذا جس نے اپنے افلاس کے رفع
کرنے کے لئے تیرا ارادہ کیا اور اپنی احتیاج کے دور
کرنے کے لئے تیرا قصد کیا اس نے اپنی حاجت کو اس
کے محل و مقام سے طلب کیا اور اپنے مقصد تک پہنچنے

کا صحیح راستہ اختیار کیا اور جو اپنی حاجت کو لے کر مخلوقات
میں سے کسی ایک کی طرف متوجہ ہوا یا تیرے علاوہ دوسرے
کو اپنی حاجت برآری کا ذریعہ قرار دیا۔ وہ حرماں نصیبی
سے دوچار اور تیرے احسان سے محرومی کا سزاوار ہوا۔
بارالہا! میری تجھ سے ایک حاجت ہے جسے پورا کرنے
سے میری طاقت جواب دے چکی ہے اور میری تدبیر و
چارہ جوئی بھی ناکام ہو کر رہ گئی ہے اور میرے نفس
نے مجھے یہ بات خوش نما صورت میں دکھائی کہ میں اپنی
حاجت کو اس کے سامنے پیش کردوں جو خود اپنی حاجتیں
تیرے سامنے پیش کرتا ہے اور اپنے مقاصد میں تجھ
سے بے نیاز نہیں ہے۔ یہ سراسر خطا کاروں کی خطاؤں

میں سے ایک خطا اور گنہگاروں کی لغزشوں میں سے

ایک لغزش تھی لیکن تیرے یاد دلانے سے میں اپنی غفلت

سے ہوشیار ہوا اور تیری توفیق نے سہارا دیا تو ٹھوکر کھانے

سے سنبھل گیا اور تیری راہنمائی کی بدولت اس غلط اقدام

سے باز آیا اور واپس پلٹ آیا اور میں نے کہا واہ سُبحان اللہ

کس طرح ایک محتاج دُوسرے محتاج سے سوال کرسکتا

ہے اور کہاں ایک نادار، دُوسرے نادار سے رجُوع ہوسکتا

ہے (جب یہ حقیقت واضح ہوگئی) تو میں نے اے میرے

معبُود! پُوری رغبت کے ساتھ تیرا ارادہ کیا اور تجھ پر

بھروسا کرتے ہوئے اپنی امیدیں تیرے پاس لایا

ہوں اور میں نے اس امر کو بخوبی جان لیا ہے کہ میری

کثیر حاجتیں تیری تونگری کے آگے کم اور
میری عظیم خواہشیں تیری وسعت رحمت
کے سامنے، ہیچ ہیں تیرے دامن کرم کی
وسعت کسی کے سوال کرنے سے تنگ
نہیں ہوتی اور تیرا دستِ کرم عطا و بخشش
میں ہر ہاتھ سے بلند ہے۔ اے اللہ!
محمدؐ اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما اور
اپنے کرم سے میرے ساتھ تفضّل و احسان کی
روش اختیار کر اور اپنے عدل سے کام
لیتے ہوئے میرے استحقاق کی رُو سے
فیصلہ نہ کر کیونکہ میں پہلا وہ حاجت مند

نہیں ہوں جو تیری طرف متوجہ ہُوا اور
تو نے اسے عطا کیا ہو حالانکہ وہ رد کیئے
جانے کا مستحق ہو اور پہلا وہ سائل نہیں
ہوں جس نے تجھ سے مانگا ہو اور تو نے اس
پر اپنا فضل کیا ہو۔ حالانکہ وہ محروم کیئے
جانے کے قابل ہو۔ اے اللہ! محمدؐ اور
ان کی آل پر رحمت نازل فرما اور میری
دُعا کا قبول کرنے والا، میری پکار پر التفات فرمانے
والا، میری عجز وزاری پر رحم کرنے والا اور میری آواز
کا سُننے والا ثابت ہو اور میری اُمید جو تجھ سے وابستہ
ہے اسے نہ توڑ اور میرا وسیلہ اپنے سے قطع نہ کر اور

مجھے اس مقصد اور دُوسرے مقاصد میں اپنے سوا دُوسرے
کی طرف متوجّہ نہ ہونے دے اور اس مقام سے الگ
ہونے سے پہلے میری مشکل کشائی اور تمام معاملات
میں حُسنِ تقدیر کی کارفرمائی سے میرے مقصد کے برلانے
میری حاجت کے روا کرنے اور میرے سوال کے پُورا
کرنے کا خود ذمّہ لے اور محمدؐ اور ان کی آل پر رحمت نازل
فرما۔ ایسی رحمت جو دائمی و روز افزوں ہو۔ جس کا زمانہ
غیر مختتم اور جس کی مُدّت بے پایاں ہو اور اسے میرے
لئے معین اور مقصد برآری کا ذریعہ قرار دے۔ بیشک
تو وسیع رحمت اور جود و کرم کی صفت کا مالک ہے۔
اے میرے پروردگار! میری کچھ حاجتیں یہ ہیں۔

(اس مقام پر اپنی حاجتیں بیان کرو۔ پھر سجدہ کرو۔ اور سجدہ کی حالت میں یہ کہو) تیرے فضل و کرم نے میری دل جمعی اور تیرے احسان نے رہنمائی کی۔ اس وجہ سے میں تجھ سے تیرے ہی وسیلہ سے اور محمدؐ و آلِ محمدؐ کے ذریعہ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے (اپنے در سے) ناکام و نامراد نہ پھیر۔

مُناجات

۲

اے اللہ! میں پُورے خلوص کے ساتھ دُوسروں سے مُنہ موڑ کر تجھ سے لو لگائے ہوں اور ہمہ تن تیری طرف متوجّہ ہوں اور اس شخص سے جو خود تیری عطاء و بخشش کا محتاج ہے مُنہ پھیر لیا ہے اور اس شخص سے جو تیرے فضل و احسان سے بے نیاز نہیں ہے سوال کا رُخ موڑ لیا ہے اور اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ محتاج کا محتاج سے مانگنا سراسر سمجھ بوجھ کی سُبکی اور

عقل کی گمراہی ہے۔ کیونکہ اے میرے اللہ! میں نے
بہت سے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے۔ جو تجھے چھوڑ کر
دُوسروں کے ذریعہ عزت کے طلبگار ہوئے تو وہ
ذلیل ورسوا ہوئے۔ اور دُوسروں سے نعمت و
دولت کے خواہشمند ہوئے تو۔ فقیر و نادار ہی رہے
اور بلندی کا قصد کیا تو پستی میں جا گرے۔ لہٰذا
ان جیسوں کو دیکھنے سے ایک دُور اندیش کی دور
اندیشی بالکل برمحل ہے کہ عبرت کے نتیجہ میں اسے
توفیق حاصل ہوئی اور اس کے (صحیح) انتخاب نے اسے
سیدھا راستہ دکھایا۔ جب حقیقت یہی ہے تو پھر اے
میرے مالک! تو ہی میرے سوال کا مرجع ہے نہ وہ

جس سے سوال کیا جاتا ہے۔ اور تو ہی میرا حاجت روا ہے، نہ وہ جن سے حاجت طلب کی جاتی ہے اور ان تمام لوگوں سے پہلے جنھیں پکارا جاتا ہے تو میری دُعا کے لئے مخصوص ہے اور میری اُمید میں تیرا کوئی شریک نہیں ہے اور میری دُعا میں تیرا کوئی ہم پایہ نہیں ہے اور میری آواز تیرے ساتھ کسی اور کو شریک نہیں کرتی۔ اے اللہ! عدد کی یکتائی قدرت کاملہ کی کار فرمائی اور کمال قوّت و توانائی اور مقام رفعت و بلندی تیرے لئے ہے اور تیرے علاوہ جو ہے وہ اپنی زندگی میں تیرے رحم و کرم کا محتاج، اپنے اُمور میں درماندہ اور اپنے مقام پر

بے بس ولاچار ہے جس کے حالات گُوناگوں ہیں اور
اور ایک حالت سے دُوسری حالت کی طرف پلٹتا رہتا
ہے تو مانند وہمسر سے بلند تر اور مثل ونظیر سے بالاتر
ہے۔ تو پاک ہے تیرے علاوہ کوئی معبُود
نہیں ہے۔

ڈ

مناجات

۳

اے اللہ! تو نے رزق کے بارے میں بے یقینی سے اور زندگی کے بارے میں طُولِ اَمل سے ہماری آزمائش کی ہے۔ یہاں تک کہ ہم ان سے رزق طلب کرنے لگے جو تجھ سے رزق پانے والے ہیں اور عمر رسیدہ لوگوں کی عمریں دیکھ کر ہم بھی درازیٔ عمر کی آرزوئیں کرنے لگے۔ اے اللہ! محمدؐ اور ان کی آل پر رحمت نازل کر اور ہمیں ایسا پختہ یقین عطا کر جس کے ذریعہ تو ہمیں طلب و جستجو کی زحمت سے

بچالے اور خالص اطمینانی کیفیت ہمارے دلوں میں پیدا
کردے جو ہمیں رنج و سختی سے چھڑالے اور وحی کے
ذریعہ جو واضح اور صاف وعدہ تو نے فرمایا ہے اور اپنی
کتاب میں اس کے ساتھ قسم بھی کھائی ہے۔ ایسے
اس روزی کے اہتمام سے جس کا تو ضامن ہے سبکدوشی
کا سبب قرار دے اور جس روزی کا ذمّہ تو نے لیا ہے
اس کی مشغولیتوں سے علیحدگی کا وسیلہ بنا دے۔
چنانچہ تو نے فرمایا ہے اور تیرا قول حق اور بہت سچّا
ہے اور تو نے قسم کھائی ہے اور تیری قسم سچّی اور
پوری ہونے والی ہے کہ "تمھاری روزی اور وہ کہ
جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے آسمان میں

ہے۔" پھر تیرا ارشاد ہے۔ "زمین و آسمان کے
مالک کی قسم! یہ امر یقینی و قطعی ہے، جیسے یہ
کہ تم بول رہے ہو۔"

٭٭

مناجات

۴

اے اللہ! محمد اور اُن کی آل پر رحمت نازل فرما
اور مجھے ایسے قرض سے نجات دے۔ جس سے تو
میری آبرو پر حرف آنے دے اور میرا ذہن پریشان
اور فکر پراگندہ رہے اور اس کی فکر و تدبیر میں ہمہ وقت
مشغول رہوں۔ اے میرے پروردگار! میں تجھ سے
پناہ مانگتا ہوں قرض کے فکر و اندیشہ سے اور اس
کے جھمیلوں سے اور اس کے باعث بے خوابی
سے، تو محمد اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما،

اور مجھے اس سے پناہ دے۔ پروردگار! میں تجھ
سے زندگی میں اس کی ذلت اور مرنے کے بعد اس
کے وبال سے پناہ مانگتا ہوں۔ تو محمدؐ اور ان کی آل
پر رحمت نازل فرما اور مجھے مال و دولت کی فراوانی
اور پیہم رزق رسانی کے ذریعہ اس سے چھٹکارا دے
اے اللہ! محمدؐ اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما
اور مجھے فضول خرچی اور مصارف کی زیادتی سے
روک دے اور عطا و میانہ روی کے ساتھ
نقطۂ اعتدال پر قائم رکھ اور میرے لئے حلال طریقوں
سے روزی کا سامان کر اور میرے مال کا مصرف
امورِ خیر میں قرار دے اور اس مال کو مجھ سے دُور

ہی رکھ جو میرے اندر غرور و تمکنت پیدا کرے یا ظلم کی راہ پر ڈال دے یا اس کا نتیجہ طغیان و سرکشی ہو۔ اے اللہ! درویشوں کی ہم نشینی میری نظروں میں پسندیدہ بنا دے اور اطمینان افزا صبر کے ساتھ ان کی رفاقت اختیار کرنے میں میری مدد فرما۔ دُنیائے فانی کے مال میں سے جو تو نے مجھ سے روک لیا ہے اسے اپنے باقی رہنے والے خزانوں میں میرے لئے ذخیرہ کر دے اور اس کے سازو برگ میں سے جو تو نے دیا ہے اور اس کے سرو سامان میں سے جو بہم پہنچایا ہے اسے اپنے جوار (رحمت) تک پہنچنے کا زادِ راہ حصول تقرب کا وسیلہ اور جنت تک رسائی کا ذریعہ قرار دے اس لیے کہ تو فضلِ عظیم کا مالک اور سخی و کریم ہے۔

ث

مناجات

(۵)

بارالہا! کوئی شخص تیرے شکر کی کسی منزل تک نہیں پہنچتا۔ مگر یہ کہ تیرے اتنے احسانات مجتمع ہو جاتے ہیں کہ وہ اس پر مزید شکریہ لازم و واجب کر دیتے ہیں اور کوئی شخص تیری اطاعت کے کسی درجہ پر چاہے وہ کتنی ہی سرگرمی دکھائے نہیں پہنچ سکتا۔ مگر یہ کہ وہ تیرے اس استحقاق کے مقابلہ میں جو بربنائے فضل و احسان ہے قاصر ہی رہتا ہے۔ جب یہ صورت ہے تو تیرے سب سے زیادہ شکر گزار بندے بھی ادائے شکر سے عاجز اور سب سے زیادہ عبادت گزار بھی درماندہ

ثابت ہوں گے، کوئی استحقاق ہی نہیں رکھتا کہ تو اس
کے استحقاق کی بنا پر بخش دے یا اس کے حق کی وجہ سے
اس سے خوش ہو۔ جسے تو نے بخش دیا تو یہ تیرا انعام ہے
اور جس سے تو راضی ہو گیا تو یہ تیرا تفضّل ہے۔ جس عمل
قلیل کو تو قبول فرماتا ہے اس کی جزا فراواں دیتا ہے
اور مختصر عبادت پر بھی ثواب مرحمت فرماتا ہے۔ یہاں
تک کہ گویا بندوں کا وہ شکر بجالانا جس کے مقابلہ میں
تو نے اجر و ثواب کو ضروری قرار دیا اور جس کے عوض
ان کو اجرِ عظیم عطا کیا، ایک ایسی بات تھی کہ اس شکر
سے دست بردار ہونا ان کے اختیار میں تھا تو اس لحاظ
سے تو نے اجر دیا (کہ انھوں نے باختیارِ خود شکر ادا کیا) یا
یہ کہ ادائے شکر کے اسباب تیرے قبضۂ قدرت میں نہ تھے
(اور انھوں نے خود اسباب شکر مہیا کیے) جس پر تو نے

انہیں جزا مرحمت فرمائی۔ (ایسا تو نہیں ہے) بلکہ اے میرے معبود! تو ان کے جملہ امور کا مالک تھا قبل اس کے کہ وہ تیری عبادت پر قادر و توانا ہوں اور تو نے ان کے لئے اجر و ثواب کو مہیا کر دیا تھا۔ قبل اس کے کہ وہ تیری اطاعت میں داخل ہوں اور یہ اس لئے کہ تیرا طریقہ انعام و اکرام تیری عادت تفضل و احسان اور تیری روش عفو و درگذر ہے۔ چنانچہ تمام کائنات اس کی معترف ہے کہ تو جس پر عذاب کرے اس پر کوئی ظلم نہیں کرتا اور گواہ ہے اس بات کی کہ جس کو تو معاف کر دے اس پر تفضل و احسان کرتا ہے اور ہر شخص اقرار کرے گا۔ اپنے نفس کی کوتاہی کا اس (اطاعت) کے بجا لانے میں جس کا تو مستحق ہے۔ اگر شیطان انہیں تیری عبادت سے نہ بہکاتا تو پھر کوئی شخص تیری نافرمانی نہ کرتا ۔ اور

اگر باطل کو حق کے لباس میں ان کے سامنے پیش نہ کرتا تو تیرے راستے سے کوئی گمراہ نہ ہوتا۔ پاک ہے تیری ذات، بنیر الطف وکرم، فرمانبردار ہو یا گنہگار ہر ایک کے معاملہ میں کس قدر آشکار ہے۔ یوں کہ اطاعت گزار کو اس عمل خیر پر جس کے اسباب تو نے خود فراہم کئے ہیں جزا دیتا ہے اور گنہگار کو فوری سزا دینے کا اختیار رکھتے ہوئے مہلت دیتا ہے۔ تو نے فرمانبردار و نافرمان دونوں کو وہ چیزیں دی ہیں جن کا انہیں استحقاق نہ تھا اور ان میں سے ہر ایک پر تو نے وہ فضل و احسان کیا ہے۔ جس کے مقابلہ میں ان کا عمل بہت کم تھا اور اگر تو اطاعت گزار کو صرف ان اعمال پر جن کا سروسامان تو نے مہیا کیا ہے۔ جزا دیتا تو قریب تھا کہ وہ ثواب کو اپنے ہاتھ سے کھو دیتا اور تیری نعمتیں اس سے زائل ہو جاتیں۔ لیکن

تو نے اپنے جود و کرم سے فانی و کوتاہ مدت کے اعمال
کے عوض طولانی و جاودانی مدت کا اجر و ثواب بخشا اور
قلیل و زوال پذیر اعمال کے مقابلہ میں دائمی و سرمدی
جزا مرحمت فرمائی۔ پھر یہ کہ تیرے خوانِ نعمت سے جو
رزق کھا کر اس نے تیری اطاعت پر قوت حاصل
کی اس کا کوئی عوض تو نے نہیں چاہا اور جن اعضاء
و جوارح سے کام لے کر تیری مغفرت تک راہ پیدا
کی اس کا سختی سے کوئی محاسبہ نہیں کیا اور اگر تو ایسا
کرتا تو اس کی تمام محنتوں کا حاصل اور سب کوششوں
کا نتیجہ تیری نعمتوں اور احسانوں میں سے ایک ادنیٰ
و معمولی قسم کی نعمت کے مقابلہ میں ختم ہو جاتا اور بقیہ

نعمتوں کے لئے تیری بارگاہ میں گروی ہو کر رہ جاتا۔ (یعنی اس کے پاس کچھ نہ ہوتا کہ اپنے کو چھڑاتا) تو ایسی صورت میں وہ کہاں تیرے کسی ثواب کا مستحق ہو سکتا تھا؟ نہیں! وہ کب مستحق ہو سکتا تھا۔ اے میرے معبود! یہ تو تیری اطاعت کرنے والے کا حال اور تیری عبادت کرنے والے کی سرگذشت ہے اور وہ جس نے تیرے احکام کی خلاف ورزی کی اور تیرے منہیات کا مرتکب ہوا اسے بھی سزا دینے میں تو نے جلدی نہیں کی تاکہ وہ معصیت و نافرمانی کی حالت کو چھوڑ کر تیری اطاعت کی طرف رجوع ہو سکے۔

بارالہا! محمدؐ اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما اور میری آرزوؤں کو برلا۔ اس لئے کہ تو نعمتوں کا بخشنے والا اور لطف و کرم کرنے والا ہے۔

کتابت زرین رقم

مترجمہ حجتہ الاسلام مولانا مفتی جعفر حسین صاحب قبلہ

نوٹ

بسلسلۂ کلام اہلبیت اطہارؑ مستند کتابوں کے مستند
تراجم سے حاصل کیا گیا ہے جسکے متعلق کسی قسم کا اعتراض
ابتک منظر عام پر موجود نہیں ہے۔ اسکے بعد بھی اگر
کسی کی رائے میں اس کلام کا کوئی جز مستند نہ ہو تو اسکا
فیصلہ صف اول کے علمائ کی متفقہ ذمہ داری ہے
ادارہ ان امور میں اپنی ذاتی رائے نہیں رکھتا۔

ادارہ